

از عدالت الاعظمیٰ

میسرز رام نارائین سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

بمقابلہ

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ تشخیص۔ انتظامی ایجنسی کے حقوق کے حصول کیلئے حصص کی خریداری۔ ایسے حصص کی فروخت میں ہونے والا نقصان۔ اگر سرمایہ کی نوعیت کا ہو۔

اپیل کنندگان، ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی، جو بطور دلال، مینیجنگ ایجنٹس اور ڈیلرز کے حصص اور سیکیورٹیز میں کاروبار کر رہی ہے اور ان کے مقاصد میں سے ایک مینیجنگ ایجنسیوں کا حصول ہے، ڈان ملز کے حصص مارکیٹ ریٹ سے بہت زیادہ شرح پر خریدے۔ کنٹرولنگ ووٹنگ کا حق حاصل کرنے کے لیے اور اس طرح ملز کی مینیجنگ ایجنسی کو حاصل کیا۔ بعد میں، انہوں نے ان میں سے کچھ حصص فروخت کیے اور انہیں 1,78,438 روپے کا نقصان ہوا۔ قابل ٹیکس آمدنی کا اندازہ لگانے میں انکم ٹیکس آفیسر نے نقصان کو مسترد کر دیا اور اپیل پراسٹنٹ کمشنر نے اس حکم کی تصدیق کی۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے کہا کہ حصص اپیل کنندگان کے سٹاک میں تجارت نہیں بنتے ہیں، لیکن چونکہ نقصان ان کے مینیجنگ ایجنسی کے حصول کے کاروبار سے اتفاقی تھا، اس لیے یہ محصول کے نقصان کے طور پر قابل اجازت ہے۔ ریفرنس پر ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ اپیل کنندگان کے حاصل کردہ حصص کیپٹل اثاثہ تھے اور فروخت سے ہونے والا نقصان کیپٹل نوعیت کا تھا۔

کہا کہ ہائی کورٹ نے معاملے کا درست نقطہ نظر لیا ہے اور اپیل کو ناکام ہونا چاہیے۔

یہ سوال کہ آیا کوئی لین دین تجارت کی نوعیت کا ایڈونچر ہے یا نہیں اس کا فیصلہ تجارت یا کاروبار کے تصور سے وابستہ قانونی تقاضوں کے مطابق جائزہ لینے والے کی نیت کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔

چونکہ زیر بحث حصص اپیل کنندگان نے مینیجنگ ایجنسی کو حاصل کرنے کی نیت سے خریدے تھے نہ کہ اپنے کاروبار کے دوران حصص کے ڈیلر کے طور پر ان حصص میں تجارت کرنے کی نیت سے اور اس طرح کی خریداری سے جو کچھ حاصل کیا گیا تھا وہ سرمایہ دارانہ اثاثہ تھا۔ ایک انتظامی ایجنسی کی شکل، یہ محض اس لیے نہیں کہا

جاسکتا تھا کہ انتظامی ایجنسی کو منافع کمانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، کہ وہ حصص ان کے حصص کے کاروبار کے سٹاک ان ٹریڈ تھے۔

جی۔ سی۔ ویٹنٹا سوامی نائیڈو اینڈ کو بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، (Supp. I S.C.R (1959) اور دی اورینٹل انویسٹمنٹ اینڈ کو، لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی، (S.C.R.] (1958) 464، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 698 آف 1957۔

بمبئی ہائی کورٹ میں انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 1 آف 1956 کے 2 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اے۔ وی۔ وسوانا تھ ساستری، بی۔ اے۔ پالکھی والا اور جی۔ گوپال کرشنن، اپیل کنندہ کیلئے۔

ہر دیال ہارڈی اور ڈی۔ گپتا، مدعا کیلئے۔

5 دسمبر 1960 عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ بمبئی کی ہائی کورٹ آف جوڈیکل پرنسپل نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 66(1) کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، پنج "B"، بمبئی کے ذریعہ درج ذیل دو سوالات کے جوابات دیے:

(1) آیا ڈان ملز کمپنی کی مینجنگ ایجنسی کا حصول، لمیٹڈ، کیا ایک "کاروبار" کی نوعیت میں تھا جو اسی کمپنی کے ذریعہ جاری تھا؟

(2) اگر پہلے سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ڈان ملز کمپنی لمیٹڈ کے 400 حصص کی خرید و فروخت پر 1,78,438 روپے کا نقصان اس کے کاروبار سے اتفاقی ہونے کی وجہ سے ہوا؟ انتظامی ایجنسی کو حاصل کرنے سے، کیا آمدنی کی نوعیت کا نقصان تھا؟

(1) مینجنگ ایجنسی کا حصول سرمایہ دارانہ اثاثہ کا حصول تھا۔

(2) 400 شیئرز کا نقصان سرمایہ کی نوعیت کا تھا۔

ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اس اپیل کو خصوصی رخصت کے ساتھ ترجیح دی جاتی ہے۔

اپیل کنندگان ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہیں جو انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 کے تحت رجسٹرڈ ہیں، اور حصص اور سیکورٹیز میں بروکرز، مینجنگ ایجنٹس اور ڈیلر کے طور پر کاروبار کرتے ہیں۔ جن چیزوں کے لیے اپیل کنندگان کو شامل کیا گیا تھا ان میں سے ایک انتظامی ایجنسیوں کو حاصل کرنا تھا۔ اپیل کنندگان نے مختلف کمپنیوں کے حصص میں کاروبار بھی کیا، اور حصص اور سیکورٹیز کے ڈیلر کے طور پر ان کا انکم ٹیکس لگایا گیا۔

مسرز ساسون ہے۔ ڈیوڈ اینڈ کولمبیڈ۔ مینجنگ ایجنٹس ڈان ملز لمیٹڈ تھے۔ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی۔ اور ان کے پاس کل 3,200 حصص میں سے 2,507 حصص تھے۔ 28 ستمبر 1946 کو اپیل کنندگان نے میسرز ساسون ہے۔ ڈیوڈ اینڈ کولمبیڈ کو، لمیٹڈ نے ڈان ملز کے 1,507 حصص 2,321-8-0 روپے فی شیئر کی شرح سے اور کنٹرولنگ ووٹنگ کا حق حاصل کرنے کے بعد خریدا، ملز کے انتظامی ایجنسی کے حقوق حاصل کر لئے۔ باقی ایک ہزار شیئرز میسرز ساسون ہے۔ ڈیوڈ اینڈ کولمبیڈ سے اپیل کنندگان کے ڈائریکٹرز کے ذریعہ 1,500 روپے کی شرح حاصل کیے گئے تھے۔ مادی الوقت میں، ڈان ملز کے حصص کی حکمرانی کی مارکیٹ قیمت 1,610 روپے تھی۔ دسمبر، 1946 میں، اپیل کنندگان نے اپنے خریدے گئے حصص میں سے 400 فروخت کیے، اور اس طرح 1,78,438 روپے کا نقصان ہوا۔ اپیل کنندگان کو یکم جنوری 1946 سے 31 دسمبر 1946 تک ڈان ملز کے 400 شیئرز سمیت حصص کی فروخت سے 1,92,834 روپے کا نقصان ہوا۔ 1,05,907 روپے کریڈٹ کرنے سے کچھ دوسرے حصص کے لین دین میں منافع کے طور پر کمایا گیا، اکاؤنٹ کے سال میں حصص کے لین دین میں خالص نقصان 86,927 روپے تھا۔ اپیل کنندگان نے اکاؤنٹ کے سال کے اختتام پر لاگت یا مارکیٹ کی قیمت میں سے جو بھی کم ہو، اپنے حصص کی قدر کی۔ تشخیص کے اس طریقے سے، اپیل کنندگان کے اکاؤنٹ کی کتابوں نے 7,97,792 روپے کا نقصان ظاہر کیا جس میں اکاؤنٹ کے سال کے اختتام پر اپیل کنندگان کے پاس موجود ڈان ملز کے شیئرز کی قیمت میں 7,04,000 روپے کا نقصان شامل تھا۔

سال 1947-48 کے انکم ٹیکس کی تشخیص میں، اپیل کنندگان نے حصص کی تجارت میں فروخت پر 86,927 روپے کے نقصان اور سٹاک میں تجارت کی قدر کے نقصان کے طور پر 7,97,792 روپے کا دعویٰ کیا۔ انکم ٹیکس آفیسر کمپنیز سرکل III (D)، بمبئی، نے ڈان ملز کے حصص کی فروخت میں اپیل کنندگان کو ہونے والے نقصان کو مسترد کر دیا، کیونکہ ان کے خیال میں یہ حصص کیپٹل انویسٹمنٹ کے ذریعے خریدے گئے تھے اور ان کی فروخت سے ہونے والا نقصان۔ تجارتی نقصان کے طور پر اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپیل کنندگان کو پچھلے سالوں میں اختیار کیے گئے طریقے سے الگ ہونے اور اکاؤنٹ کے سال میں حصص کے بند ہونے والے اسٹاک کی قیمت یا مارکیٹ کی قیمت میں سے جو بھی کم ہو اس کی قدر کرنے اور افتتاحی اور اختتامی قیمت کے درمیان فرق کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں تھا۔ تجارتی نقصان کے طور پر۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے اس حکم کی تصدیق کی۔ اپیل میں، انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے کہا کہ ڈان ملز کی مینجنگ ایجنسی کو اپیل کنندگان نے اپنی کاروباری سرگرمیوں کے ایک حصے کے طور پر حاصل کیا تھا اور ملز کے شیئرز باقاعدہ کورس میں خریدے گئے تھے جو ان کے انتظام کے حصول کے کاروبار کے مطابق تھے۔ ایجنسی، ان حصص کی فروخت پر نقصان آمدنی کے

نقصان کے طور پر قابل اجازت تھا۔ لیکن ڈان ملز کے حصص اپیل کنندگان کے کاروبار کا اسٹاک ان ٹریڈ نہیں تھے اور وہ ان حصص کی سال کے اختتام پر قیمت خرید اور قیمت کے درمیان فرق کو تجارتی نقصان کے طور پر استعمال کرنے کے حقدار نہیں تھے۔ اس کے مطابق، ٹریبونل نے ڈان ملز کے 400 حصص کی فروخت پر 1,78,438 روپے کے نقصان کی اجازت دی، لیکن اکاؤنٹ کے سال کے اختتام پر ڈان ملز کے حصص کی تشخیص سے ہونے والے نقصان کے طور پر 7,04,000 روپے کی اجازت نہیں دی۔ کمشنر آف انکم ٹیکس کی درخواست پر، ٹریبونل نے ہائی کورٹ کو ان سوالات کا حوالہ دیا جو یہاں پہلے بیان کیے گئے تھے۔ ہائی کورٹ میں، اپیل کنندگان نے ٹریبونل کو کچھ سوالات کا حوالہ دینے کی ہدایت کرنے کے لیے نوٹس آف موشن لیا جن کا اپیل کنندگان نے دعویٰ کیا کہ ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہوئے اور جن کا ٹریبونل نے حوالہ نہیں دیا۔

ہائی کورٹ نے ٹریبونل کی رائے سے اتفاق کیا کہ ڈان ملز کے حصص اپیل کنندگان کے اسٹاک ان ٹریڈ نہیں تھے اور وہ حصص اپیل کنندگان نے بیجنگ ایجنسی کو حاصل کرنے کے مقصد سے خریدے تھے۔ تاہم، ہائی کورٹ نے کہا کہ اپیل کنندگان کے حاصل کردہ حصص نے ایک سرمایہ دارانہ اثاثہ تشکیل دیا اور ان حصص میں سے 400 کی فروخت کے نتیجے میں جو نقصان ہوا اس سال اکاؤنٹ میں کیپیٹل نقصان ہے، آمدنی کے حساب میں نہیں ایک جائز کٹوتی ہے۔ ہائی کورٹ نے اپیل کنندگان کی جانب سے دیے گئے نوٹس آف موشن کو خارج کر دیا۔

اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ آیا کوئی لین دین تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی ہے یا نہیں، اس مسئلے سے جائزہ لینے والے کے ارادے کی روشنی میں "قانونی تقاضے جو تجارت یا کاروبار کے تصور سے وابستہ ہیں" کے حوالے سے رجوع کیا جانا چاہیے۔ پائے گئے حقائق پر ٹریبونل کے ذریعہ اٹھائے گئے اس سوال کا نتیجہ مخلوط قانون اور حقیقت کی ہے اور ایک ریفرنس پر ہائی کورٹ کے دفعہ 66 کے انکم ٹیکس ایکٹ تحت چلیج کرنے کیلئے کھلا ہے۔ جی ویٹنکٹا سوامی نائیڈو اینڈ کو۔ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (S.C.R. Supp.1 (1959)) (646))۔ یہ اورینٹل انویسٹمنٹ کمپنی، لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی (S.C.R. 49 (1958)) میں منعقد ہوا تھا کہ یہ سوال کہ آیا اپیل کنندگان کی لین دین حصص اور جائیدادوں کے لین دین کے لیے تھی یا سرمایہ کاری کے لیے ایک ملا جلا سوال ہے۔ قانون اور حقیقت کا، اور یہ کہ ٹریبونل کے ذریعہ پائے جانے والے حقائق کا قانونی اثر جس پر تعین کنندہ کو ڈیلر یا سرمایہ کار کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے، قانون کا سوال ہے۔ ٹریبونل نے قرار دیا کہ اپیل کنندگان کی جانب سے خریدے گئے ڈان ملز کے شیئرز ان کے اسٹاک ان ٹریڈ نہیں بنے۔ لیکن ان کا موقف تھا کہ لین دین اپیل کنندگان کے کاروبار کے باقاعدہ کورس، یعنی انتظامی ایجنسیوں کے حصول کے دوران ہوا، حصص کی فروخت کے نتیجے میں ہونے والا نقصان اس کاروبار کے لیے اتفاقی تھا اور آمدنی کا نقصان

تھا۔ جس عمل سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا اس کی تعریف کرنا آسان نہیں ہے۔ حصص ڈان ملز کی بیجنگ ایجنسی کو حاصل کرنے کے مقصد کے لیے خریدے گئے تھے۔ وہ اپیل کنندگان کے کاروبار کے دوران حصص کے ڈیلر کے طور پر نہیں خریدے گئے تھے۔ بیجنگ ایجنسی کے حصول میں سہولت فراہم کرنے والے حصص کی خریداری سے، ایک سرمائے کا اثاثہ حاصل کیا گیا اور محض اس لیے کہ بیجنگ ایجنسی کو منافع کمانے کے لیے استعمال کیا جاسکے، ان حصص کا حصول جس کی وجہ سے بیجنگ ایجنسی کا حصول ممکن نہیں ہو سکا، غیر موجودگی میں ان حصص میں تجارت کرنے کے ارادے سے، حصص کے کاروبار کے اسٹاک ان ٹریڈ کے حصول کے طور پر شمار کیا جائے گا۔ اپیل کنندگان نے بلاشبہ ڈان ملز کے حصص سود پر ادھار لے کر خریدے تھے لیکن یہ صورت حال بذات خود حصص کی تجارت کے ارادے کا ثبوت نہیں دیتی۔ نہ ہی یہ حقیقت ہے کہ اپیل کنندگان حصص کے ڈیلر ہیں اور ان کا میمورنڈم آف ایسوسی ایشن انہیں اس کیس کے حالات میں کسی بھی اہمیت کے حامل شیئرز میں کاروبار کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اپیل کنندگان نے اپنے حصص کے بیان میں ڈان ملز کے حصص درج کر کے جن میں تجارتی لین دین کیا گیا تھا، حصول کے اصل کردار کو تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔ اپیل کنندگان بلاشبہ حصص کے ڈیلر تھے۔ لیکن ڈان ملز کے شیئرز کا لین دین ظاہری طور پر کاروباری لین دین نہیں تھا۔ خریداری کی تاریخ پر موجودہ مارکیٹ ریٹ 1,610 روپے فی شیئر تھا جبکہ اپیل کنندگان نے 2,321-8-0 روپے فی شیئر کی شرح سے حصص حاصل کیے تھے۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ اپیل کنندگان نے میسرز ساسون جے ڈیوڈ اینڈ کولمبیٹڈ سے 2,507 حصص کا پورا بلاک حاصل کر لیا۔ ڈائریکٹرز کے نام پر منتقل کیے گئے حصص صرف اپیل کنندگان کے نامزد افراد کے طور پر ان کے پاس تھے۔ فی حصص کی قیمت موجودہ مارکیٹ ریٹ سے کافی زیادہ تھی۔ لین دین میں داخل ہونے کی واحد وجہ جسے بصورت دیگر سمجھا جا سکتا ہے کاروباری لین دین کے طور پر شمار نہیں کیا جاسکتا تھا، انتظامی ایجنسی کا حصول تھا۔ اگر حصص کے ایک بڑے بلاک کے حصول کا مقصد ایک ایسی قیمت پر جو موجودہ مارکیٹ کی قیمت سے دس لاکھ روپے سے زیادہ ہے، مینیجنگ ایجنسی کا حصول تھا، تو یہ نتیجہ ناگزیر ہے کہ حصص خریدنے کا ارادہ ان کا حصول نہیں تھا۔ حصص میں اپیل کنندگان کی تجارت۔ ٹریبونل نے پایا کہ ڈان ملز کے شیئرز اپیل کنندگان نے ملز کی بیجنگ ایجنسی کو حاصل کرنے کے لیے حاصل کیے تھے۔ ایجنسی کو ووٹنگ کی طاقت کی وجہ سے حاصل کیا گیا تھا جو اپیل کنندگان نے حصص کا ایک بہت بڑا بلاک خرید کر حاصل کیا تھا، اور انتظامی ایجنسی کے حصول کے لیے، اپیل کنندگان نے کوئی خاص غور نہیں کیا۔ انتظامی ایجنسی واضح طور پر اپیل کنندگان کے منافع کا ذریعہ ہے۔ لیکن جو حصص خریدے گئے اور مینیجنگ ایجنسی نے حاصل کیا وہ دونوں سرمایہ کی نوعیت کے اثاثے تھے اور یہ کسی تجارتی منصوبے کے اسٹاک ان ٹریڈ کی تشکیل نہیں کرتے تھے۔ اگر ڈان ملز کی مینیجنگ ایجنسی پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے حصص حاصل کیے گئے تھے، تو یہ حقیقت کہ حصص کا حصول بیجنگ ایجنسی کے حصول کے ساتھ مربوط تھا، حصص

کے حصول کے کردار کو متاثر نہیں کرتا تھا۔ اپیل کنندگان کی طرف سے کچھ حصص کا بعد میں تصرف بھی تجارت کی نوعیت میں سرمایہ کے حصول کو ایک حصول میں تبدیل نہیں کر سکا۔

لہذا ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ نیجنگ ایجنسی کا حصول ایک سرمائے کے اثاثے کا حصول تھا اور 400 شیئرز کی فروخت سے ہونے والا نقصان کیپیٹل نوعیت کا تھا۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کو اپیل کنندگان کے تجویز کردہ سوالات کا حوالہ دینے کے حکم کے لیے نوٹس آف موشن کو مسترد کرنے میں بھی حق بجانب تھا۔ اگر حصص کا حصول حصص کی تجارت کا نہیں بلکہ سرمائے کے اثاثے کا حصول تھا، تو اپیل کنندگان، قیمت یا مارکیٹ کی قیمت پر جو بھی کم ہو، حصص کی قدر کرتے ہوئے، قیمت خرید اور ان کی طرف سے کی گئی قیمت کے درمیان فرق کو اپنے ٹریڈنگ اکاؤنٹ میں نہیں لاسکا۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔